www.KitaboSunnat.com

سامان تقسیم کیا گیا تھا لیکن اِس وقت زیادہ توجہ غریب اور پسماندہ علاقوں کی طرف ہے جہاں لوگوں کی خوراک اور رہائش کی ضروریات میں تعاون کے علاوہ بیماری اور جہالت کے خاتمہ پر بھرپور کام ہو رہا ہے۔ بیماروں کے علاج کے لئے ڈاکٹر صاحبان ان بستیوں میں خود بھی جاتے ہیں اور بیمار اور نادار مریضوں کو خصوصی کلینک میں بھی مفت علاج و دوائیں مہیا کی جاتی ہیں۔ اب تک ایسی بستیوں میں چار ابتدائی درسگاہیں بھی قائم کی جا چکی ہیں جن میں دو لاہور اور دو شیخوپورہ میں واقع ہیں جہاں وسیع تعداد میں لڑکے اور لڑکیاں الگ الگ زیرِ تعلیم ہیں۔

محترم حضرات!

ان علمی اور رفاہی کاموں کی ساری کامیابیوں کے پیچھے اللہ کے فضل کے بعد اصل ہاتھ ان سرپرستوں کا ہے جو اس سلسلہ میں کسی ستائش کی خواہش کے بغیر مادی اور معنوی مدد دے رہے ہیں جن میں اہلِ علم ساتھی بھی ہیں اور اہل خیر معاونین بھی میں جہاں اپنی طرف سے اور اپنے رفقاء کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہاں ان کی دینی و دنیاوی کامیابیوں کے لئے دعاگو بھی ہوں۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

خطاب مہمانِ خصوصی

جسٹس محمد رفیق تارڑ صاحب قائم مقام چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

محترم صدر گرامی قدر حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز صاحب

جناب حافظ عبد الرحمٰن مدنی مدیر مجلس التحقیق الاسلامی پاکستان

حضرات علمائے کرام، عزیز طلباء، معزز خواتین و حضرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر باعث صد افتخار ہے کہ میں اہلِ علم کی اس محفل میں شریک ہوں جو طلبائے علوم دینیہ کی کورس سے فراغت پر منعقد ہو رہی ہے۔ اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن مدنی صاحب کا بصمیم قلب شکر گزار ہوں۔
علم وہ دولت ہے جس کے سامنے دنیا کے مال و دولت کی کچھ حقیقت نہیں۔ مال و دولت فانی ہے اور علم باقی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسے بلندیٔ درجات کا ذریعہ قرار دیا ہے
ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا ہوا ہے درجے بلند کرے گا" (المجادلہ / آیت ۱۱)

علم کی دو قسمیں ہیں: علم دین اور علم دنیا۔
علمِ دین تو وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو، اس کے احکام سے واقفیت ہو کہ اس کی اطاعت کا طریق معلوم ہو۔
علم دنیا سے مراد وہ علوم ہیں جن کے ذریعے حوائج و ضروریاتِ دنیوی کی تکمیل کی جا سکے۔ مسلمان کے لئے علمِ دین مقصدِ اوّل ہے اور علم دنیا مقصدِ ثانی۔ علمِ دین کے شرف کا کسی مسلمان کو انکار نہیں کیونکہ وہی کامل انسان بناتا اور ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کی پہچان کراتا ہے اسی لئے اس کے لئے انبیاء جیسی پاکباز ہستیاں دنیا میں تشریف لاتی ہیں اور علمائے دین کو انہی معنوں میں انبیاء کے وارث کہا جاتا ہے لیکن ایک عرصہ سے مسلمان تصوف و فقہ کی گتھیوں میں اس طرح الجھے کہ فرقہ بندیوں میں پڑ کر انسانی حقوق اور عالمِ اسلام کی ترقی سے غافل ہو گئے۔

لہٰذا میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں دین اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے صرف عربی زبان اور فقہ کافی نہیں بلکہ ایک لحاظ سے سائنسی اور تکنیکی علوم بھی دین کا حصہ ہیں بشرطیکہ انہیں انسانی خدمت اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے استعمال کیا جائے۔ موجودہ ایٹمی دور میں تو اسلام کا دفاع بھی ان کے بغیر ممکن نہیں بلکہ سائنسی ترقی کا ایک پہلو یہ ہے کہ اسے خداشناسی کا ایک ذریعہ بنایا جائے بشرطیکہ یہ کام دیندار ہاتھوں میں ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے ہمیں جا بجا زمین و پہاڑوں کی تخلیق، سورج، چاند اور ستاروں کی گردش کے نتیجے میں دن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے آگے پیچھے آنے جانے، زندہ میں سے مردہ اور مردہ میں سے زندہ کے وقوع پذیر ہونے کے عمل پہ غور و فکر کی بار بار دعوت دی ہے لہذا کائنات کی واقفیت حاصل کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل ہے۔ جوں جوں سائنس ترقی کرے گی ان شاء اللہ قرآن کی حقانیت سب جہانوں پہ واضح ہوتی چلی جائے گی لہٰذا یہ کہنا درست ہے کہ وہ علوم جو بظاہر دنیاوی نظر آتے ہیں اگر مذکورہ بالا مقصد سے حاصل کئے جائیں تو وہ بھی دین بن جاتے ہیں۔ یہی مفہوم اس بات کا ہے کہ اسلام میں دین و دنیا کی کوئی تفریق نہیں۔ جس طرح زندگی میں وحدت ہے اسی طرح علم جو ہدایت و روشنی ہے اس میں بھی اتحاد ہے۔

مجھے یہ بات اس لئے واضح کرنا پڑی کہ آج بعض حلقوں میں مذہب اور سائنس کو متضاد سمجھا جاتا ہے جبکہ اسلام کا یہ تصور نہیں اور نہ ہمیں یورپ و امریکہ کی سائنسی ترقی سے مرعوب ہونا چاہیئے۔ یہ تو ہمارے گھر کی چیز ہے اور اس کی بنیادیں ہمارے ہی اسلاف کی کاوشوں اور علمی رفعتوں کی مرہونِ منت ہیں۔ تاریخ ہمارے اسلاف کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اہلِ یورپ نے انہی کی خوشہ چینی کرتے ہوئے سائنس میں پیش رفت کی ہے۔ ہمارا یہ ورثہ آج بھی یورپ کی لائبریریوں میں محفوظ ہے۔ لادین سائنسدانوں نے کیمیا، طبیعات، ریاضی، الجبرا اور دیگر علوم کو وہاں سے آگے بڑھایا جہاں ہمارے بزرگوں نے چھوڑا تھا اور اسی ترقی سے مسلمانوں کو محکوم بنا لیا۔ ہم سے جیسے جیسے آزادی کی نعمت چھنی ہم ذہنی طور پہ بھی غلام بنتے چلے گئے۔ اسی تاریخی حقیقت کو حضرت علامہ اقبالؒ نے اپنی شہرۂ آفاق نظم "خطاب بہ نوجوانانِ اسلام" میں یوں پیش کیا ہے:

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کے آئینِ مسلّم سے کوئی چارہ
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

آج ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ مسلمان تسخیرِ کائنات کے لئے سائنسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علوم کو بھی اہمیت دیں اور ان علوم کو دین کا حصہ تصور کر کے حاصل کریں۔ اس ایٹمی دور میں ایسی اسلامی یونیورسٹیوں کی اشد ضرورت ہے جو شریعت و فقہ کی روشنی میں سماجی علوم کو مسلمان بنائیں اور سائنس و ٹیکنالوجی کو بھی اسلامی نظریات پر استوار کریں۔ دورِ حاضر میں دینی درسگاہوں کو عصری تقاضوں سے اس طرح ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ لادین سائنس کے اور بے خدا فلسفہ کے پھیلے ہوئے اثرات کا توڑ کر سکیں۔

معزز حاضرین!

میرے نزدیک وہ حضرات بڑے خوش نصیب ہیں جنہیں مادیت کے غلبہ کے اس دور میں خالص علومِ دینیہ کے حصول کی توفیق ملی اور اب وہ یہ لافانی دولت سمیٹ کر دوسروں کی اصلاح کے لئے میدان عمل میں قدم رکھنے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"قرآن سیکھنے اور سکھانے والے سب سے بہتر انسان ہیں"۔

مجھے یہ جان کر بھی دلی مسرت ہوئی کہ کچھ خوش نصیب طلباء مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے سعودی عرب کی اسلامی یونیورسٹیوں میں جا رہے ہیں۔ ان مہمانانِ خدا و رسولؐ کی خوش بختی کا الفاظ میں احاطہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین و علم کی دولتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

اس موقع پر میں اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے لئے بھی خوشی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ ہمارا دین جس طرح اصلاح پر زور دیتا ہے اسی طرح فلاح کو دین و دنیا کا مقصدِ حقیقی قرار دیتا ہے افلاس، بھوک، بیماری اور معاشی ناہمواریوں کو دور کرنے کے لئے کوشاں ہونا اللہ کی راہ میں جہاد ہے جو مرد و خواتین کا مشترکہ فریضہ ہے۔ مردانہ ونگ کے علاوہ زنانہ ونگ کی معزز خواتین کو اس کارِ خیر میں بطریقِ احسن اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے پر میں خصوصی مبارک پیش کرتا ہوں۔

جنابِ صدر!

میں ان گذارشات کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ